بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَـوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُـحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

نام کتاب	:	صحابہ کرام اور اَئمہ اہلِ بیت رضی اللہ عنہم سے اِمام اَعظم رضی اللہ عنہ کا اَخذِ فیض
تصنیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
ترتیب و تخریج	:	حافظ فرحان ثنائی
نظرِ ثانی	:	ڈاکٹر علی اَکبر الازہری
زیرِ اِہتمام	:	فریدِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	ستمبر 2008ء
تعداد	:	1,100
قیمت	:	110/- روپے

ISBN 978-969-32-0829-0

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱-۴/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۷۰-۹۷-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۲۴-۶۷ این۔ا/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۶۱-۸۰/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرس

پیش لفظ

امام اَعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا شمار تاریخِ انسانیت کے ان عظیم لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنے فکر و تدبیر اور علم و تحقیق سے رہتی دنیا تک گہرے اثرات مرتب کیے۔ بالخصوص اسلامی تاریخ کے آسمانِ علم پر جتنے ستارے جگمگاتے نظر آتے ہیں ان میں بھی آپ کو اللہ رب العزت نے بے پناہ عزت، شہرت اور مقبولیت عطا فرمائی۔ دوسری صدی ہجری کے آغاز سے لے کر آج تک کم و بیش چودہ سو سال کا دورانیہ گواہ ہے کہ ہر دور کے علماء، ہر مسلک کے مجتہدین اور ہر علاقے کے فقہاء نے بلا تمیزِ مسلک و مذہب، زبان و رنگ آپ کے اصولی اِجتہادات اور قوانین وضوابط سے روشنی کشید کرتے ہوئے زندگی کا سفر آگے بڑھایا۔ آپ نے ہم عصر علماء کی طرح قرآن و حدیث کے متن کو صرف یاد ہی نہیں کیا بلکہ اس میں کارفرما حکمت و بصیرت تک گہری رسائی کے حصول کو اپنے علم و تدبر کا حصہ بنایا۔ آپ کا عہد جہاں اسلامی فتوحات کا سنہری دور تھا وہاں اسلامی علوم بالخصوص حدیثِ نبوی ﷺ اور تفسیر کی تدوین بھی ہو رہی تھی۔ ایک طرف نئے نئے علاقے اسلامی قلمرو میں شامل ہو رہے تھے اور دوسری طرف نئے نئے مسائلِ حیات جنم لے رہے تھے۔ اِسلامی تہذیب و ثقافت کے اَثرات حجازِ مقدس سے نکل کر بلادِ شام، عراق، مصر، الجزائر، ایران اور بلادِ ہند سے ہوتے ہوئے یورپ، چین، افریقہ اور بلادِ مشرق بعید کی سرحدوں پر دستک دے رہے تھے۔ وہ انقلابِ اسلامی جس کی بنیاد تاجدارِ کائنات ﷺ نے خود رکھی تھی اور جس کی آب یاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعینؒ نے اپنے مقدس خون سے فرمائی تھی آج تین برِاعظموں کو اپنے دامنِ رحمت میں سمیٹ چکا تھا۔

اِسلامی ریاست کی سرحدوں میں اِس برق رفتار وسعت کا تقاضا تھا کہ مسلم اسکالرز ہر علاقے اور ہر محل وقوع کے لیے وہاں کے حسبِ حال روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے معاملات کا مناسب اور قابلِ عمل حل بھی پیش کریں۔ چنانچہ اِس علمی و اِجتہادی ضرورت کی تکمیل کے لیے قدرت نے امام اعظم ابو حنیفہ اور اُن کے رفقاے کار کا انتخاب کیا۔ اِمام صاحب نے خداداد ذہانت، فقہی بصیرت اور دینی حکمت کو بروئے کار لاتے ہوئے تاریخِ اِسلام میں پہلی بار باقاعدہ شرعی قانون

سازی کے لیے اپنی نگرانی میں اپنے تلامذہ پر مشتمل اَعلیٰ سطحی تحقیقی ادارہ قائم کیا جس میں اِمام ابو یوسف، امام محمد اور امام زفر جیسے بالغہ ہائے روزگار موجود تھے۔ امام صاحب کی یہ اجتہادی اور فقہی خدمات اس قدر شاندار اور بے مثل تھیں کہ پوری اسلامی دنیا کے علماء، فقہاء اور محدّثین اَطراف و اَکناف سے چل کر آپ کے پاس حاضر ہوتے۔ چنانچہ بعد میں آنے والے صحاح ستہ کے مؤلفین ہوں یا امام شافعی رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر مجتہد، سب اسی چشمہ صافی کے فیض یافتہ نظر آتے ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ کو اتنی بڑی علمی خدمت سر انجام دینے کی صلاحیت سے کیسے نوازا گیا؟ یقیناً اس سعادت میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی توفیق اور حضور ختمی مرتبت علیہ الصلاۃ والسلام کی نظرِ کرم حاصل تھی۔ مگر آپ نے طویل اور مسلسل محنت و ریاضت سے خلفاے راشدین، اُمہات المؤمنین اور بالخصوص اَئمہ اَہلِ بیتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خصوصی علمی فیض بھی حاصل کیا۔ ان سے روایات لیں اور ان مشائخ کے سامنے زانوے تلمذ طے کیے جن کے پاس تفسیر، حدیث اور فقہ سے متعلق کوئی بھی معرفت موجود تھی۔ امام صاحب چونکہ خود تابعی ہیں اس لیے خوش قسمتی سے انہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب کا صاف ستھرا اور خالص دینی روحانی جذبوں سے معمور زمانہ نصیب ہوا۔

زیرِ نظر کتابچہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک منفرد علمی اور تحقیقی کاوش ہے جس کا سہرا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کے تحقیقی ذوق کے سر ہے۔ جنہوں نے امام صاحب کی نسبت وعقیدت کا حق کماحقہٗ ادا کیا اور دو جلدوں پر مشتمل حدیث میں آپ کے مقام و مرتبے کو اجاگر کرنے کے لیے عظیم علمی و تحقیقی شاہکار کتاب ''امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ: امام الائمہ فی الحدیث'' مرتب فرمائی۔ یہ کتابچہ اس ضخیم کتاب کا ایک حصہ ہے جسے افادۂ عام کے لئے علیحدہ بھی طبع کیا جا رہا ہے۔ اس کی ترتیب و تدوین میں محترم حافظ فرحان ثنائی نے آپ کی معاونت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس تصنیف لطیف کو عوام وخواص کے لیے مستفیض فرمائے۔

ڈاکٹر علی اَکبر الازہری
ڈائریکٹر رِیسرچ
فریدِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ
۱۴ رمضان المبارک، ۱۴۲۹ھ

باب اوّل

اِمامِ اعظم رضی اللہ عنہ اَکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علم الحدیث کے وارث ہیں

امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے جن طرق کے ذریعے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے علمِ حدیث حاصل کیا اِسے خطیب بغدادیؒ، صیمری اور دیگر ائمہ نے آپ ہی کی زبانی روایت کیا ہے۔ امامِ اعظمؒ نے فرمایا:

دخلت على أبي جعفر أمير المؤمنين، فقال لي: يا أبا حنيفة! عمّن أخذت العلم؟ قال: قلت: عن حمّاد عن إبراهيم عن عمر بن الخطاب، و علي بن أبى طالب، وعبد الله بن مسعود، وعبد الله بن عباس. قال: فقال أبوجعفر: بخ بخ استوثقت ما شئت يا أبا حنيفة! الطيّبين الطاهرين المباركين صلوات الله عليهم. (۱)

''میں امیر المؤمنین ابو جعفر منصور کے پاس گیا تو انہوں نے مجھ سے کہا: ابو حنیفہ! آپ نے علم الحدیث کس سے حاصل کیا؟ میں نے کہا: میں نے بواسطۂ حماد (بن ابی سلیمان)، ابراہیم (بن یزید نخعی) کے طریق سے حضرت عمر بن الخطاب، حضرت علی بن ابی طالب، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے علم الحدیث حاصل کیا ہے۔ یہ سن کر خلیفہ ابو جعفر منصور نے کہا: بہت خوب! بہت خوب! ابو حنیفہ! آپ نے ان طیب، پاکیزہ اور مبارک ہستیوں صلوات اللہ علیہم سے حسبِ خواہش علمی ثقاہت اور پختگی و مضبوطی

(۱) ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۳: ۳۳۴
۲۔ صیمری، أخبار أبی حنیفة وأصحابه: ۵۷
۳۔ نووی، تهذیب الأسماء واللغات، ۲: ۲۱۸

حاصل کر لی ہے۔‘‘

اس روایت میں امامِ اعظم نے اکابر تابعین اور جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک علم الحدیث میں اپنی متصل سند بیان فرمائی ہے۔ زیرِ نظر باب میں ہم اسی اسلوب پر عمل پیرا ہوتے ہوئے امامِ اعظم کا اپنے شیوخ سے نسبتِ تلمذ معتبر ائمہِ حدیث کی کتب کے حوالوں سے بیان کریں گے۔ آپ کا علمی تعلق خلفائے راشدین حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم سمیت دیگر اکابر صحابہ کرام سے کیا ہے؟ اس کی بھی وضاحت کریں گے۔

۱۔ امامِ اَعظم کی خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم تک اَسانیدِ حدیث

امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو براہِ راست بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت سے مستفید ہونے اور ان سے روایتِ حدیث کرنے کی بناء پر تابعیت کا شرف حاصل ہے جس کو ہم امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ: امام الائمۃ فی الحدیث (جلد اوّل) میں مبسوط دلائل کے ساتھ بیان کر چکے ہیں، اس بحث کو اُسی کتاب میں دیکھا جائے۔ علاوہ ازیں آپ نے اپنے اکابر شیوخ تابعین کے توسط سے بھی خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اخذِ حدیث اور اکتسابِ علم کیا ہے۔ سطورِ ذیل میں سب سے پہلے خلفائے راشدین سے ترتیب وار آپ کے اخذِ حدیث کے طرق کو بیان کیا جائے گا۔

(۱) امامِ اَعظم کی سیدنا ابوبکر صدیقؓ تک علم الحدیث کی دو مختلف اسناد

امامِ اعظم ابو حنیفہ علم الحدیث میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وارث ہیں۔ وہ یوں کہ امام صاحب علم الحدیث میں سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت قاسمؒ بن محمد بن ابی بکر اور امام میمونؒ بن مہران کے شاگرد ہیں، انہی کے طرق سے آپ علم الحدیث میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وارث بنتے ہیں۔ دونوں حضرات کے ذریعے خلیفہ اوّل تک سندِ حدیث ذیل کے نقشے میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے:

خلیفۂ اوّل تک امامِ اعظم کے طرقِ حدیث کا نقشہ

١۔ الإمام أبوحنيفة عن قاسم بن محمد بن أبي بكر عن أم المؤمنين عائشة الصديقة عن أبي بكر الصديق رضي الله عنهم

٢۔ الإمام أبوحنيفة عن ميمون بن مهران عن عبدالرحمن بن أبي‌بكر عن أبي بكر الصديق رضي الله عنهم

خلیفۂ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

پہلا طریق

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ↓ قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ ↓ امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

دوسرا طریق

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ ↓ میمون بن مہران رضی اللہ عنہ ↓ امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ
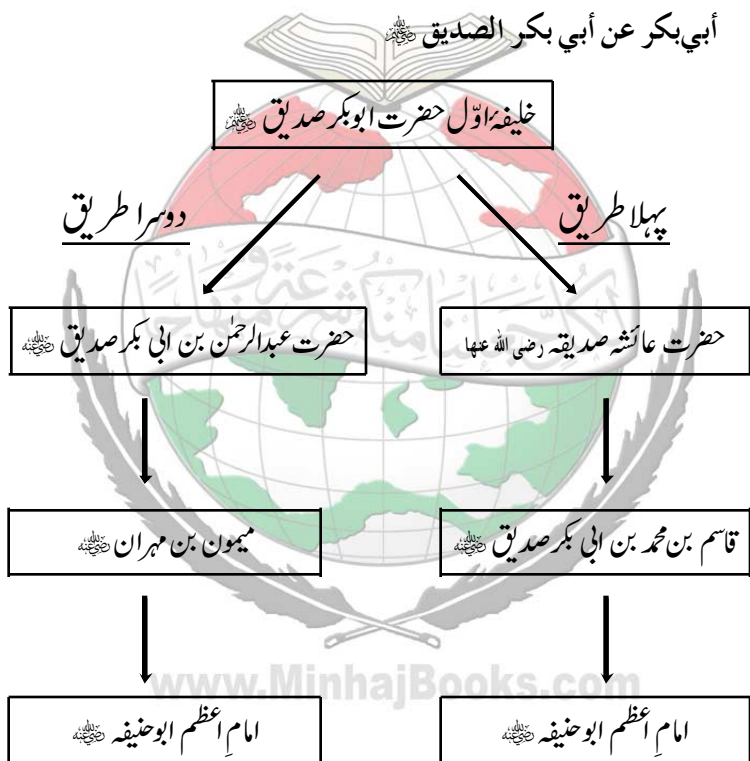
ا۔ پہلے طریق کی تحقیق

حضرت قاسمؒ بن محمد (متوفی ۱۰۸ھ) نے براہِ راست اپنی پھوپھی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا اور امامِ اعظم نے اُن سے روایت کیا اس طرح امامِ اعظم بیک وقت بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بیتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے علمی وارث ٹھہرے۔(۱) امام عبداللہ بن داؤد کہتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے دریافت کیا:

من أدركت من الكبراء؟

''آپ کو کن اکابر ائمہ سے شرفِ تلمذ حاصل ہے؟''

انہوں نے فرمایا:

القاسم وسالما وطاؤسا ...... وغيره.(۲)

''قاسم، سالم، طاؤس ...... اور دیگر ائمہ سے۔''

۲۔ دوسرے طریق کی تحقیق

امام ابو ایوب میمونؒ بن مہران (۱۱۷ھ) کا شمار جزیرہ کے معتبر ترین حفاظِ حدیث میں ہوتا ہے۔ انہوں نے براہِ راست حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور امامِ اعظم نے ان سے اخذِ حدیث کیا لہٰذا اس طریق سے بھی امامِ اعظم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے علم الحدیث کے وارث قرار پائے۔

ا۔ امام ابن منجویہ اور مزی نے اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر نے اپنے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایتِ حدیث کی ہے۔(۳)

---

(۱) ا۔ بخاری، التاريخ الكبير، ۷: ۱۵۷

۲۔ ذهبی، تذكرة الحفاظ، ۱: ۹۶

(۲) حصكفی، مسند الإمام الأعظم: ۱۸۹، رقم: ۳۸۷

(۳) ا۔ ابن منجويه، رجال مسلم، ۱: ۴۰۱

۲۔ امام میمون بن مہران نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ درج ذیل صحابہ کرام سے بھی حدیث روایت کی ہے:

۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۴۔ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا(۱)

۳۔ امام موفق بن احمد المکی اور ابنِ بزاز الکردری نے حدیث میں امامِ اعظم کے شیوخ کی فہرست میں امام میمون بن مہران کا نام بطورِ خاص درج کیا ہے۔(۲)

.... ۲۔ مزی، تهذيب الكمال، ۱۶: ۵۵۶

(۱) ۱۔ ابن أبی حاتم، الجرح والتعديل، ۸: ۲۳۳

۲۔ مزی، تهذيب الكمال، ۱۶: ۵۵۷

۳۔ ذهبی، سير أعلام النبلاء، ۵: ۷۱

(۲) ۱۔ موفق، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۵۰

۲۔ کردری، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۸۶

(۲) اِمامِ اعظم کی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک علم الحدیث کی دو مختلف اسناد

امامِ اعظم ابوحنیفہ علم الحدیث میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بھی وارث ہیں۔ امام صاحب علم الحدیث میں حضرت سالمؒ بن عبد اللہ اور حضرت زیدؒ بن اسلم کے شاگرد ہیں، انہی کے طرق سے آپ علم الحدیث میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے وارث قرار پاتے ہیں۔

خلیفہ دوم تک اِمامِ اَعظم کے طرقِ حدیث کا نقشہ

۱۔ الإمام أبوحنيفة عن سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۲۔ الإمام أبوحنيفة عن زيد بن أسلم عن أسلم مولیٰ عمر عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

خلیفۂ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

پہلا طریق
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
↓
سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
↓
امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

دوسرا طریق
حضرت اسلم مولیٰ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
↓
زید بن اسلم رضی اللہ عنہ
↓
امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ
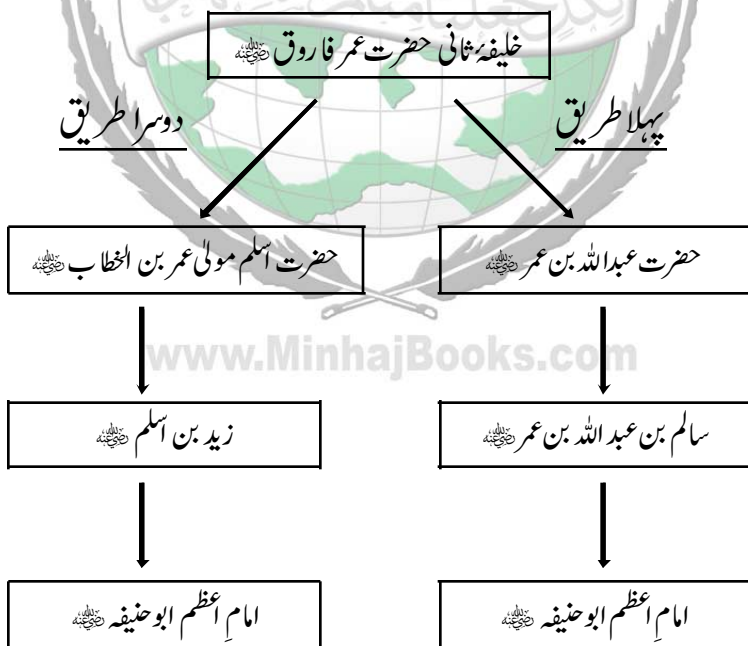
۱۔ پہلے طریق کی تحقیق

امام ابو حنیفہ، حضرت فاروقِ اعظم کے پوتے حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم (۱۰۶ھ) کے براہِ راست شاگرد ہیں انہی کے ذریعے سے آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم الحدیث حاصل کیا۔ حضرت سالم نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ درج ذیل اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی علم الحدیث حاصل کیا ہے:

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
۲۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ
۳۔ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ
۴۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ
۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا[۱]

لہٰذا امامِ اعظم، حضرت سالم کے ذریعے درجِ بالا اِن صحابہ کرام کے علم الحدیث سے بھی مستفید ہوئے۔

۱۔ امامِ اعظم نے اپنے اکابر اساتذہ میں حضرت سالم بن عبد اللہ کا نام بھی لیا ہے۔[۲]

۲۔ امام صالحی شامی نے امامِ اعظم کے اساتذہ کی فہرست میں حضرت سالم کا نام بھی درج کیا ہے۔[۳]

۲۔ دوسرے طریق کی تحقیق

حضرت زید (متوفی ۱۳۶ھ) کے والد اسلم، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ اس بات کو امام مسلم اور

(۱) مزی، تهذیب الکمال، ۱۰: ۱۴۶

(۲) حصکفی، مسند الإمام الأعظم: ۱۸۹، رقم: ۳۸۷

(۳) صالحی، عقود الجمان فی مناقب الإمام الأعظم أبی حنیفة: ۷۲

ابنِ حبان جیسے اکابر محدّثین نے بیان کیا ہے۔[1]

معروف ائمہِ حدیث امام ابنِ ابی حاتم، امام ابنِ حبان، امام ذہبی اور امام سیوطی نے حضرت زید کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ آپ نے درج ذیل صحابہ کرام ﷺ سے روایت کیا ہے:

۱۔ اپنے والد حضرت اسلم ؓ ۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ

۳۔ حضرت انس بن مالک ؓ ۴۔ حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ

۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا[2]

امام ابنِ بزاز الکردری اور امام صالحی شامی شافعی نے امامِ اعظم کے اساتذہ اور شیوخ میں حضرت زید کا ذکر کیا ہے۔[3]

درج بالا علمی تحقیق سے ثابت ہوا کہ امامِ اعظم، حضرت سالم اور حضرت زید کے طرق سے سیدنا عمر فاروق ؓ کے علم الحدیث کے بھی وارث ٹھہرے۔

(۱) ۱۔ مسلم، الکنی والأسماء، ۱: ۲۷۷، رقم: ۹۶۵

۲۔ ابن حبان، الثقات، ۴: ۴۵

(۲) ۱۔ ابن ابی حاتم، الجرح والتعدیل، ۳: ۵۵۵

۲۔ ابن حبان، الثقات، ۴: ۲۴۶

۳۔ ذھبی، تذکرۃالحفاظ، ۱: ۱۳۲

۴۔ سیوطی، طبقات الحفاظ، ۱: ۶۰

(۳) ۱۔ کردری، مناقب الإمام الأعظم أبی حنیفۃ، ۱: ۷۶

۲۔ صالحی، عقود الجمان فی مناقب الإمام الأعظم أبي حنیفۃ: ۷۲

(۳) امامِ اعظم کی سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ تک علم الحدیث کی سند

امامِ اعظم ابو حنیفہ علم الحدیث میں سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے بھی وارث ہیں۔ امام صاحب، حضرت موسیٰؒ بن طلحہ کے شاگرد ہیں جن کے ذریعے سے آپ علم الحدیث میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے وارث قرار پاتے ہیں۔

خلیفہ سوم تک امامِ اعظم کے طریقِ حدیث کا نقشہ

الإمام أبو حنيفة عن موسى بن طلحة بن عبيدالله التميمي المدني الكوفي عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم

خلیفۂ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم

↓

حضرت موسیٰ بن طلحہ تیمی مدنی رضی اللہ عنہ

↓

امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

علمی تحقیق

حضرت موسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ تیمی مدنی کوفی (۱۰۳ھ) کی ولادت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہوئی لیکن ایمان بعد میں لائے۔ اس لئے تابعیت کے منصب پر فائز ہوئے انہوں نے بارہ سال تک سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی صحبت میں گزارے۔

حضرت موسیٰ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کرنے کے علاوہ درج ذیل صحابہ کرام سے بھی علم الحدیث حاصل کیا:

۱۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
۲۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ
۳۔ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ
۴۔ حضرت ابوبریدہ رضی اللہ عنہ
۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
۶۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ
۷۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا[(۱)]

امام موفق، کردری اور صالحی نے امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حدیث میں شیوخ اور اساتذہ کی فہرست میں حضرت موسیٰ کا نام بھی لکھا ہے۔[(۲)]

---

(۱) ۱۔ بخاری، التاریخ الکبیر، ۷: ۲۸۶
۲۔ ابن ابی حاتم، الجرح والتعدیل، ۸: ۱۴۷
۳۔ ابن حبان، الثقات، ۵: ۴۰۱
۴۔ مزی، تهذیب الکمال، ۲۹: ۸۲
۵۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۵: ۳۱۷

(۲) ۱۔ موفق، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۴۹
۲۔ کردری، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۸۶
۳۔ صالحی، عقودالجمان فی مناقب الإمام الأعظم أبی حنیفة: ۸۳

(۴) امامِ اعظم کی سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تک علم الحدیث کی تین اسانید

جن جلیل القدر صحابہ کے ذریعے علم الحدیث کوفہ میں بکثرت منتقل ہوا اور جو حضرات کوفہ میں علم الحدیث کے بانی کہلائے امام اعظم کی اَسانید اُن حضرات تک بھی پہنچتی ہیں۔ ان عالی مرتبت صحابہ میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا شمار صفِ اوّل میں ہوتا ہے۔ ان کے کئی شاگرد ہیں جن میں حضرت قاضی شُرَیح بن حارث کوفی، حضرت علقمہ بن قیس کوفی اور حضرت مسروق بن اَجدع کوفی جیسے اکابر تابعین شامل ہیں۔ یہ تابعین حضرت مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے کل علم الحدیث کے وارث ہیں، ان کے علاوہ اور بھی بہت سارے تابعین نے آپ سے علم الحدیث کا فیض حاصل کیا مگر خصوصاً یہ تینوں ہی آپ رضی اللہ عنہ کے علم الحدیث کے جامع ہیں۔ ان تینوں کے شاگرد امام ابراہیم بن یزید نخعی کوفی (متوفی ۹۶ھ)، امام ابواِسحاق سبیعی (متوفی ۱۲۷ھ) اور امام سلمہ بن کُہَیل کوفی (متوفی ۱۲۱ھ) وغیرہم بھی تابعین ہیں جو امامِ اعظم کے بلا واسطہ استاد ہیں۔ امامِ اعظم تابعین ہی کے تین واسطوں اور طرق سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے علم الحدیث کے وارث ہیں جن کے نقشہ جات درج ذیل ہیں۔

خلیفہ چہارم تک امامِ اعظم کے طرقِ حدیث کے نقشہ جات

۱۔ الإمام أبوحنيفة عن إبراهيم بن يزيد النخعي عن القاضي شريح بن حارث الكوفي عن علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ

۲۔ الإمام أبوحنيفة عن أبي إسحاق السبيعى عن مسروق بن الأجدع عن علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ

خلیفۂ رابع حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

پہلا طریق	دوسرا طریق
قاضی شریح بن حارث الکوفی رضی اللہ عنہ	حضرت مسروق بن اَجدع رضی اللہ عنہ
↓	↓
ابراہیم بن یزید نخعی رضی اللہ عنہ	ابو اسحاق سبیعی رضی اللہ عنہ
↓	↓
امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ	امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
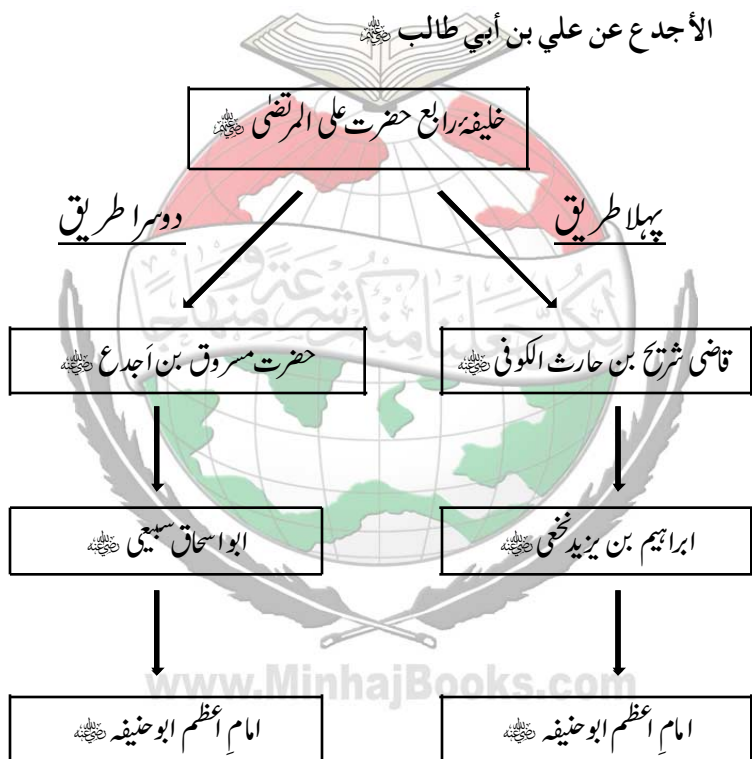
تیسرا طریق

الإمام أبو حنيفة عن سلمة بن كهيل عن علقمة بن قيس النخعي عن علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہم

خلیفۂ رابع حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

↓

حضرت علقمہ بن قیس نخعی رضی اللہ عنہ

↓

سلمہ بن کُہَیل رضی اللہ عنہ

↓

امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
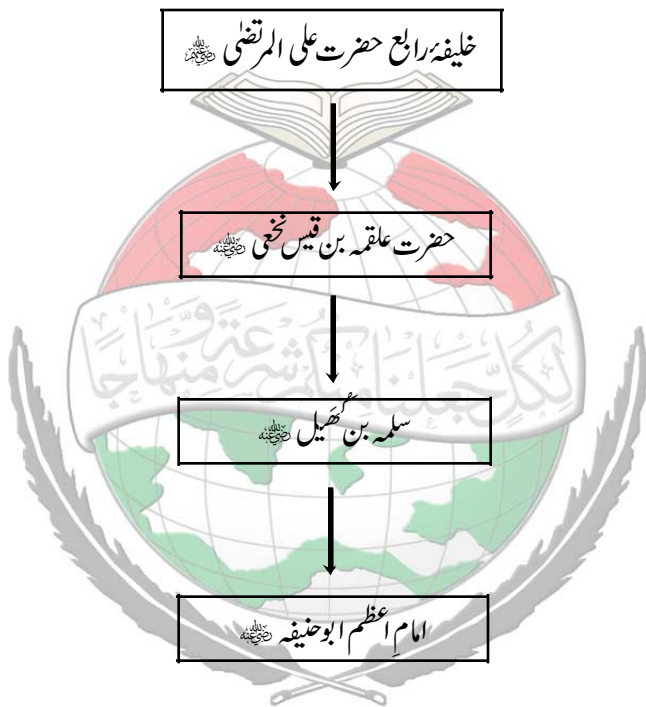
۱۔ پہلے طریق کی تحقیق

قاضی شُرَیح بن حارث کوفی (متوفی ۷۸ھ) کی ولادت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہدِ مبارک میں ہوئی لیکن انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سماع نہ کیا۔ حضرت عمر فاروق نے ان کو اپنے عہدِ خلافت میں کوفہ کا قاضی مقرر کیا۔ ان کے بعد قاضی شریح سیدنا عثمان غنی، مولا علی المرتضٰی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم حتی کہ حجاج بن یوسف کے زمانہ تک ساٹھ (۶۰) سال کوفہ کی مسندِ قضاء پر فائز رہے۔ حجاج کے زمانہ میں انہوں نے کوفہ کے عہدۂ قضاء سے استعفٰی دینے کے بعد بصرہ میں ایک سال تک قاضی کا عہدہ سنبھالا۔ انہوں نے ایک سو بیس (۱۲۰) برس کی عمر میں ۷۸ھ میں وصال فرمایا۔[۱]

قاضی شریح نے درج ذیل اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایتِ حدیث کیا:

۱۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ۲۔ سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ

۳۔ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ ۴۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۵۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ۶۔ حضرت عُروہ بن جَعد رضی اللہ عنہ[۲]

امام ابراہیم نخعی نے قاضی شریح سے روایت کیا ہے جسے امام بخاری، ابنِ ابی حاتم اور ذہبی نے قاضی شریح کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روى عنه إبراهيم النخعي.[۳]

''ابراہیم نخعی نے ان سے روایت کیا۔''

---

(۱) مزی، تہذیب الکمال، ۱۲: ۴۳۶، ۴۳۷

(۲) مزی، تہذیب الکمال، ۱۲: ۴۳۶، ۴۳۷

(۳) ۱۔ بخاری، التاریخ الکبیر، ۴: ۲۲۸

۲۔ ابن أبی حاتم، الجرح والتعدیل، ۴: ۳۳۲

۳۔ ذہبی، الکاشف، ۱: ۴۸۳

امامِ اَعظم نے امام ابراہیم نخعی سے روایت کیا ہے لہٰذا وہ امامِ اَعظم کے حدیث میں شیخ ہیں۔ امام صالحی شامی نے امامِ اَعظم کے اساتذہ کی فہرست میں امام ابراہیم کا نام بھی ذکر کیا ہے۔(۱)

معلوم ہوا کہ امامِ اَعظم، امام ابراہیم نخعی کے توسط اور قاضی شریح کے ذریعہ سے حضرت عمر فاروق اور سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہم کے علم کے امین ہونے کے ساتھ دیگر اکابر صحابہ کرام کے علم سے بھی فیض یاب ہوئے۔

۲۔ دوسرے طریق کی تحقیق

امامِ اَعظم نے اپنے شیخ حضرت عمرو بن عبد اللہ بن عبید المعروف ابو اسحاق سبیعی (۱۲۸ھ) سے علم الحدیث حاصل کیا اور انہوں نے اپنے شیخ حضرت مسروق بن اَجدَع کوفی (۶۳ھ) سے حاصل کیا۔ حضرت مسروق بن اجدع کا شمار کوفہ کے جلیل القدر محدّثین و فقہاء تابعین میں ہوتا ہے۔ انہوں نے درج ذیل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اخذِ حدیث کیا:

۱۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
۲۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ
۳۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ
۴۔ سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ
۵۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
۶۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ
۷۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
۸۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا(۲)

(۱) صالحی، عقود الجمان فی مناقب الإمام الأعظم أبی حنیفة النعمان: ٦٦

(۲) ۱۔ بخاری، التاریخ الکبیر، ۸: ۳۵
۲۔ ابن أبی حاتم، الجرح والتعدیل، ۸: ۳۹۶
۳۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۷: ۴۵۱
۴۔ ذھبی، تذکرۃ الحفاظ، ۱: ۴۹
۵۔ عسقلانی، تہذیب التھذیب، ۱۰: ۱۰۰

امام ابو اسحاق عمرو بن عبد اللہ سبیعی نے حضرت مسروق بن اَجدع سے روایت کیا ہے۔ امام مزی، نووی اور عسقلانی نے حضرت مسروق کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روى عنه أبو إسحاق السبيعي. (۱)

''ابو اسحاق سبیعی نے ان سے روایت کیا۔''

امام اعظم نے امام ابواسحاق سبیعی سے روایت کیا ہے لہٰذا وہ علم الحدیث میں امام اعظم کے شیخ ہیں۔ خطیب بغدادی، نووی، مزی اور ذہبی جیسے نقاد ائمۂ رجال نے امام صاحب کے ترجمہ میں لکھا ہے:

سمع أبا إسحاق السبيعي. (۲)

''آپ نے ابو اسحاق سبیعی سے سماعتِ حدیث کی۔''

معلوم ہوا کہ امامِ اعظم نے امام ابو اسحاق سبیعی کے توسط سے، حضرت مسروق کے علم الحدیث تک رسائی حاصل کی اور یوں وہ اس ذریعہ سے بھی چاروں خلفائے راشدین المہدیین اور دیگر اکابر صحابہ کرام ﷺ کے علم الحدیث کے بھی وارث ہوئے۔

۳۔ تیسرے طریق کی تحقیق

امامِ اعظم نے اپنے شیخ حضرت سلمہ بن کُہَیل (۱۲۱ھ) سے علم الحدیث حاصل

(۱) ۱۔ مزی، تهذيب الكمال، ۲۷: ۴۵۳

۲۔ نووی، تهذيب الأسماء واللغات، ۲: ۳۹۴

۳۔ عسقلانی، الإصابة فی تمييز الصحابة، ۶: ۲۹۲

(۲) ۱۔ خطيب بغدادی، تاريخ بغداد، ۱۳: ۳۲۵

۲۔ نووی، تهذيب الأسماء واللغات، ۲: ۵۰۱

۳۔ مزی، تهذيب الكمال، ۲۹: ۴۱۹

۴۔ ذهبی، سير أعلام النبلاء، ۶: ۳۹۲

کیا، انہوں نے اپنے شیخ حضرت علقمہ بن قیس نخعی (۶۲ھ) سے علم الحدیث حاصل کیا جبکہ حضرت علقمہ درج ذیل اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علم الحدیث کے وارث ہوئے:

۱۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
۲۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
۳۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
۴۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
۵۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
۶۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
۷۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ
۸۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ
۹۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
۱۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۱۱۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ
۱۲۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
۱۳۔ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ
۱۴۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا[۱]

امام سلمہ بن کُہَیل نے حضرت علقمہ بن قیس سے روایت کیا ہے۔ امام مزی، ذہبی اور عسقلانی جیسے جلیل القدر ائمہ نے حضرت علقمہ کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روى عنه سلمة بن كهيل.[۲]

(۱) ۱۔ ابن ابی حاتم، الجرح والتعدیل، ۶: ۴۰۴
۲۔ کلاباذی، رجال صحیح البخاری، ۲: ۵۷۵
۳۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۲: ۲۹۶
۴۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۰: ۳۰۰
۵۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۷: ۲۴۴

(۲) ۱۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۰: ۳۰۲
۲۔ ذہبی، الکاشف، ۲: ۳۴
۳۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۷: ۲۴۵

”سلمہ بن کُہَیل نے ان سے روایت کیا۔“

امامِ اعظم نے امام سلمہ بن کہیل سے روایت کیا ہے لہٰذا وہ علم الحدیث میں امام اعظم کے شیخ ہیں۔ امام مزی، امام ذہبی اور امام عسقلانی نے امام صاحب کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روى عن سلمة بن كهيل.[۱]

”آپ نے سلمہ بن کہیل سے سماعتِ حدیث کی۔“

اس علمی تحقیق سے معلوم ہوا کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے شیخ حضرت سلمہ بن کہیل سے علم الحدیث حاصل کیا، انہوں نے اپنے شیخ حضرت علقمہ بن قیس نخعی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے کوفہ میں موجود علم الحدیث کے عظیم وارث حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابر صحابہ کرام سے فیضِ نبوت حاصل کیا۔[۲]

(۱) ۱۔ مزی، تهذيب الكمال، ۲۹: ۴۱۸
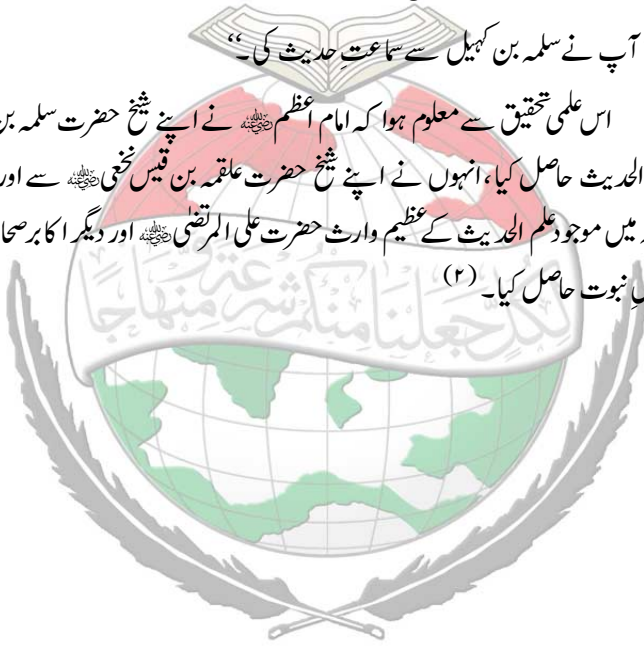
۲۔ ذهبی، سير أعلام النبلاء، ۶: ۳۹۲

۳۔ عسقلانی، تهذيب التهذيب، ۱۰: ۴۰۱

(۲) نوٹ: امامِ اعظم اپنے نو (۹) شیوخِ اہلِ بیت کے ذریعے سے بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے علم الحدیث کے وارث ہیں، ان طرق کو ہم علیحدہ اگلے باب میں ذکر کریں گے۔